REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION. NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰ — شمارہ ۳۳

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ:-
سالانہ ۷۵ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
۱۰ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۲ صفر ۱۴۱۲ ہجری — ۱۵ ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مہمات دینیہ میں معجزانہ کامیابی نیز حضور انور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ) لندن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس شمولیت اور روح پرور خطابات

دنیا کے کونے کونے سے شریک ہونیوالے شمع احمدیت کے پروانوں کا عظیم اجتماع

موصولہ اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ انگلستان کا ۲۶واں جلسہ سالانہ اسلام آباد (ٹلفورڈ سری) لندن میں ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ وفا (جولائی) کی تاریخوں میں منعقد ہوکر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہندوستان کے کثیر الاشاعت روزنامہ "THE ECONOMIC TIMES (NEW DELHI)" مورخہ ۳/۸/۹۱ میں شائع شدہ خبر کے مطابق ۴۶ ممالک کے تقریباً ۹ ہزار افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

شرکائے جلسہ نے تینوں دن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور بصیرت افروز خطابات کو سنا اور خلیفۂ وقت کی زیارت سے مستمع ہوئے۔

قبل ازیں ۳ اگست کو جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے معاً بعد تشریف لانے والے محترم پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب منگلا نے مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقدہ ایک خصوصی اجلاس میں جلسہ سالانہ لندن کے ایمان افروز کوائف سنائے تھے۔

اب محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے صدر مجلس وقف جدید قادیان نے، جو جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے ہوئے ہیں، جلسہ سالانہ انگلستان کے مختصر اور اہم کوائف تحریر کرکے ارسال کئے ہیں جو محترم ملک صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل نوٹ کے ذریعے قارئین بدر تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار

مورخہ ۲۶ جولائی کو قبل دوپہر انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار منعقد ہوا جس میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ اسلام کی خاطر ہمیں جنون پیدا کرنا چاہیئے اور اپنی Quality کو بہتر بنائیں اور اپنی اولاد کی بہتر تربیت کریں اور ان میں بھی یہی جذبہ پیدا کریں۔ مجھے لمبی رپورٹوں کی ضرورت نہیں۔ میں نتیجہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کتنے افراد پر خلوص بیعت میں آئے ہیں۔ دنیا کی آبادی روزانہ بڑھنے سے ہماری تعداد کی نسبت کم ہوجاتی ہے۔ ہمیں ایسا جنون پیدا کرنا چاہیئے جیسے مرغی اپنے بچوں کو حملہ آور کتے وغیرہ سے بچانے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتی ہے اور حملہ آور باوجودیکہ طاقت میں زیادہ ہوتا ہے، بھاگ جاتا ہے۔ تعداد کی زیادتی اور ظاہری سامان کی زیادتی کے باوجود ایک لاکھ چوبیس ہزار بار انبیاء کا یہ تجربہ ہوچکا ہے کہ پرخلوص روح اور جذبہ باوجود قلت تعداد اور قلت سامان کے غالب آتا ہے۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۶ جولائی کو بعد نماز ظہر و عصر افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "حمد باریٔ تعالیٰ" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ حضور انور نے عزیز موصوف کے بارہ میں فرمایا کہ یہ نوجوان جاپان سے آیا ہے۔ یہ اصل مغربی بنگال کا۔ کلکتہ کے امیر ماسٹر مشرق علی صاحب اس کے والد ہیں۔ نظم ختم ہونے پر حضور نے جزاکم اللہ فرمایا۔

افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ساری کائنات اور اس کا ذرہ ذرہ ہر لمحہ حمد باری تعالیٰ کر رہا ہے لیکن انسان جس کو شعور دیا گیا ہے اور یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حمد کرے یا نہ کرے، وہ اس رنگ میں حمد نہیں کر رہا جو حمد کرنے کا حق ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ حیا کا حمد سے گہرا تعلق ہے اور مغربی دنیا میں خاص طور پر جو حیا کا فقدان ہے اسی نے انہیں خدا تعالیٰ کی حمد سے غافل کر رکھا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے نظام کی پیروی کرو۔ انفرادی پیروی ہی نہیں بلکہ اجتماعی اطاعت مراد ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہماری جان خلیفہ پر قربان ہے لیکن یہ امیر۔ صدر۔ قائد۔ زعیم کون ہوتے ہیں۔ ہمارا براہ راست خلیفہ سے تعلق اطاعت ہے۔ یہ ان کا طریق غلط ہے۔ اگر وہ پورے نظام خلافت کی کامل اطاعت کریں گے تو ان کے چہرے نور سے ایسے ہی منور ہوں گے جیسے اولین کے چہرے منور ہوئے تھے اور پھر یہ آخرین سے مل جائیں گے۔

پونے دو گھنٹے تک حضور کا یہ افتتاحی خطاب جاری رہا۔

مستورات سے خطاب

مورخہ ۲۷ جولائی کو قبل دوپہر حضور انور نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا۔

حضور نے فرمایا تمام عالم انتشار کا شکار ہے۔ اتحاد کی خواہش کی جاتی ہے۔ لیکن دنیا کے رہنما انتشار ہی کی باتیں کرتے ہیں۔ خدا کے نام پر ہی اتحاد قائم ہو سکتا ہے

(آگے صفحہ ۲ پر ملاحظہ کیجئے)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

روئداد جلسہ سالانہ برطانیہ (صفحہ اوّل)

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کے ذریعہ ہم نے چودہ سَو سال پہلے یہ نظارہ دیکھا کہ جن کے دل نفرت سے پھٹے ہوئے تھے وہ اسلام کے ذریعے جاں نثار بھائی بھائی بن گئے۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بدی کو حُسن میں تبدیل کرنے کی ہدایت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ..... الآیۃ ۔ بدی کو حُسن میں تبدیل کرنے کے لئے پہلے اپنی بدیوں کو حُسن میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں آپ بے شک جتنی باتیں اپنے مذہب کے حُسن کے بارے میں بتائیں لیکن جب تک خُدا آپ کی ذات میں ظاہر نہیں ہوتا اور آپ کی ذات میں جلوہ گر نہیں ہوتا۔ نہ آپ کو فائدہ ہے نہ دوسروں کو۔ دیدار کے لئے خدا نما وجودوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے خدا تعالیٰ کے جلوے ظاہر ہوئے۔

حضور نے فرمایا بعض مائیں خود اچھی نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ چاہتی ہیں کہ انکی اولاد میں اچھی باتیں پیدا ہوں۔ لیکن اس بات کو نہیں سمجھتیں کہ اگر وہ باتیں بچوں کے لئے اچھی ہیں تو خود ان کے لئے اچھی کیوں نہیں۔

بزرگ باپوں کی اولادیں ضائع ہوتی دیکھیں جبکہ ماؤں نے اپنے خاوندوں کا ساتھ نہ دیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے یہ نہیں فرمایا کہ جنّت باپوں کے قدموں کے نیچے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو مائیں جنتی ہیں، اُن کے قدموں کے نیچے اولاد کے لئے جنّت ہے۔

سارے مسائل کا حل یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو جائیں۔ پھر ہر ایک کو یہ فکر پیدا ہو جاتا ہے کہ ہمارا دل ایسا صاف ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ اُترے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا سفر ایسا ہے کہ جس کی وجہ سے آپ کو دوسروں کی ہوش نہیں رہتی۔ ایک کونے کو صاف کرتا ہے تو پھر اور کونہ نظر آتا ہے جو صفائی کے قابل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کے سفر کے لئے اُس کی مدد مانگیں اپنی تاریکیوں کو روشنیوں اور جلوؤں سے بھر دیں کہ وہ دوسروں کو بھی روشن کرتے چلے جائیں۔

افضالِ الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مؤرخہ ۲۷ جولائی کو نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے تین گھنٹے تک حاضرینِ جلسہ سے خطاب فرمایا اور دورانِ سال جماعتِ احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء افضال کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ نصف لاکھ کی نئی بیعتوں اور نئے مقامات پر احمدیت کے اثر و نفوذ کا اعداد و شمار کے ساتھ تذکرہ فرمایا اور روس اور ہندوستان کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

اس جلسہ سالانہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ تاریخ احمدیت میں پہلی مرتبہ روس کے وفد نے شرکت کی۔ چنانچہ روس کے علاقوں بخارا اور لتھونیا وغیرہ سے چھ سات مستورات سمیت بیس افراد نے اس جلسہ میں شمولیت کی۔ ان میں سے گیارہ کے قریب احمدی ہیں۔ روس کے ایک سنٹرل پارلیمنٹ کے ممبر اور وفد کے ایک اور ممبر نے اپنی مختصر تقاریر میں حضور انور کی تعریف کی اور اپنے ممالک میں حضور کو تشریف لانے کی دعوت دی۔ حضور نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان روسیوں نے حضور کو دو کوٹ اور ٹوپی پہنائی۔ حضور نے انہیں ایک چوغہ پہنایا۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح دیوارِ برلن کے گرنے پر IRON CURTAIN ختم ہوا اور احمدیت کے لئے راستے کھلے۔ اور وہاں سے ایک ایک لاکھ قرآن مجید کے ترجمہ کی مانگ بعض فرموں نے کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ لندن کا پریس متحمل نہیں انشاء اللہ عنقریب اور انتظام کیا جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا روسی ترجمہ اور دیگر لٹریچر کئی سال پہلے تیار کروایا گیا جبکہ راستے بند تھے اور مترجمین کہتے تھے کہ یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ان تراجم کو کریں گے کیا؟ لیکن اب سمجھ آرہا ہے کہ یہ الٰہی نصرت تھی جو قبل از وقت ہمیں تیار کر رہی تھی۔ اب اگر ہم تراجم شروع کرتے تو کئی سال لگ جاتے۔

• میکسیکو سے بھی چند دوست پہلی بار اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

اختتامی خطاب

جلسہ کے تیسرے اور آخری دن مؤرخہ ۲۸ جولائی کو نماز ظہر و عصر کے بعد تلاوت قرآن مجید کے ساتھ اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی بعدہٗ فلسطین سے آئے ہوئے وفد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ اجتماعی طور پر سُنایا جس کے اختتام پر حضور انور نے جزاکم اللہ فرمایا اور سب سے معانقہ فرمایا۔ ازاں بعد محترم منیر الدین صاحب شمس نے اس قصیدہ کا ترجمہ سُنایا۔

اس کے بعد حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر اور اس کے مضامین پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں جو دُعا سکھائی گئی ہے وہ اس سورۃ کو ایسے کلمہ طیبہ میں تبدیل کر دیتی ہے جو تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ ' ہر وقت اپنے شیریں ثمرات ظاہر کرتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ' اس وقت جبکہ دنیا کے لئے خزاں ہے آپ کو ایسا سدا بہار شجرۂ طیبہ عطا ہوا ہے جو ہمیشہ اپنے پھل دیتا رہتا ہے اور ہماری دُعائیں قبول ہوتی رہتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفائے کرام اور بزرگانِ سلسلہ کی قبولیتِ دُعا کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پہ فرمایا کہ احمدیوں سے اللہ تعالیٰ پہلے بھی بولتا تھا۔ آج بھی بولتا ہے اور آئندہ بھی بولتا رہے گا۔ شرط یہی ہے کہ ہم اُس کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے اور ہمارے اس تعلق باللہ کے نشان ہمیشہ قائم رہیں اور صدیوں تک لوگ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

اختتامی دُعا سے قبل حضور انور نے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی یاد میں کہی ہوئی اپنی تازہ نظم ' عزیز عصمت اللہ صاحب سے پڑھوائی تاکہ اسیران کے لئے دُعاؤں میں درد پیدا ہو۔ اس کے بعد لمبی اور پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے ساتھ یہ جلسہ سالانہ خیر و برکتوں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ' درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی اور حضور انور کے مبارک دَور میں غلبۂ اسلام کے روشن اور انمٹ نشانات ظاہر ہونے کے لئے تواتر سے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ادارہ بدر)

درخواستِ دُعا

★ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ پچہتر فیصد افاقہ ہو چکا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ مرض کے بقیہ اثرات بھی جلد دُور ہوں اور آپ کو کامل صحت عطا ہو۔ اسی طرح محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی کامل صحتیابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

★ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بھی بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ گزشتہ دنوں موصوف کو دل کا سخت حملہ ہوا تھا۔ اب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے ہیں لیکن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق اسلام آباد ہی میں ایک ماہ تک مکمل آرام کرنا ہوگا احباب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

(ادارہ)

ولادت

① ۔ برادرم مکرم ڈاکٹر سیّد بشارت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۳۰/۷/۹۱ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سیّدنا حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے " سیّد برکات احمد " تجویز فرمایا ہے۔ جو تحریک وقفِ نَو کے تحت وقف کیا گیا ہے۔ نو مولود مکرم سیّد بدر الدین صاحب مرحوم قادیان کا پوتا اور مکرم محمد اسماعیل صاحب منگلی درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ عزیز کی صحت و تندرستی ' درازیٔ عمر اور صالح و خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سیّد نصیر الدین قادیان)

② ۔ مؤرخہ ۲۵ جولائی ۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیز محمد رئیس الدین احمد ' حیدر آباد کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم میر احمد صادق صاحب حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی ' درازیٔ عمر اور صالح و خادمِ دین بننے کے لئے احبابِ جماعت سے درخواست دُعا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پہ مبلغ یکصد روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

طالبِ دُعا: خاکسار محمد ظہور الدین انجینیر حیدر آباد مع اہلیہ حال مقیم قادیان)

اخبار بدر کی توسیعِ اشاعت اور اعانت میں حصّہ لیکر ممنون فرمائیں۔

خطبہ جمعۃ المبارک

ہمارا خدا حیرت انگیز صفات کا مالک خدا ہے۔ اس نے کائنات کے ہر ذرہ میں ایسا حسن کا جہان رکھ دیا ہے کہ

اس حسن کے ہر تجربہ میں انسان ایک نئے حسن کا جہان پاتا ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تو

یہ ناممکن ہے کہ کوئی ہمیں مٹا سکے ساری کائنات مٹ جائے مگر احمدیت نہیں مٹے گی۔

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ امان (مارچ) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

حضور انور کا درج ذیل بصیرت افروز (غیر مطبوعہ) خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتۃً اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے ــــــ ایڈیٹر

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

(بنی اسرائیل آیت: 45)

اور پھر فرمایا:-

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ ساتوں آسمان وَالْاَرْضُ اور زمین بھی وَمَنْ فِيْهِنَّ اور جو کچھ بھی ان دونوں میں ہے یعنی تمام کی تمام کائنات اور اس کے اندر جو چیزیں بھی مخفی ہیں اُن میں سے ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے اور اس کی حمد بیان کرتی ہے لیکن تم لوگ ان کی زبان کو سمجھتے نہیں۔ وہ جس زبان میں حمد کرتے ہیں جس طرح خدا کی تسبیح بیان کرتے ہیں تم اس کو نہیں سمجھتے اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔ اللہ تعالیٰ بہت حلیم اور بہت غفور ہے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو قرآن کریم میں مختلف رنگ میں پھیر پھیر کر بیان فرماتا ہے اور جس موقعہ اور محل کے مطابق کسی صفت کا بیان ہوتا ہے اس سے اس صفت پر ایک خاص روشنی پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ کسی ایک صفت کے ساتھ ایک اور صفت کو ملا دیتا ہے بعض دفعہ ایک اور صفت کے ساتھ کسی دوسری صفت کو ملا دیتا ہے۔ اور ان سب کو جب مجموعی نظر سے دیکھیں تو نئے نئے مضمون اُبھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے والے عموماً قرآن کریم میں سے گزر جاتے ہیں لیکن جو معانی کسی آیت میں بیان ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہو رہا ہے اُن پر اس طرح غور نہیں کرتے کہ معانی سے صفات باری تعالیٰ کا تعلق کیا ہے حالانکہ جن جن آیات کے آخر پر صفات الٰہیہ بیان ہوئی ہیں اُن کا ماقبل مضمون سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے اور اگر آپ اُن پر غور کرنے کی عادت ڈالیں تو یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ وہ صفات اگر ڈکشنریوں میں تلاش کی جائیں اور اُن کے معانی پر غور کیا جائے تو بڑے سے بڑے عالم کی ڈکشنری بھی اس صفت پر وہ روشنی نہیں ڈالتی اور نہ ڈال سکتی ہے جو قرآن کریم کی آیات ڈال دیتی ہیں اور حیرت انگیز طور پر نئے سے نئے مطالب اُبھر کر انسان کے سامنے آجاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے

صفات باری تعالیٰ کا مضمون

ایک بہت بڑا مضمون بن جاتا ہے جسے میں عمداً چھوڑتا رہا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ ایک خطبہ کا معاملہ نہیں رہے گا بلکہ متعدد خطبات صرف ایک ایک صفت پر دینے کے باوجود پھر بھی تشنگی باقی رہ جائے گی۔ لیکن گزشتہ خطبہ کے بعد مجھے خیال آیا کہ نمونۃً خدا تعالیٰ کی صفتِ حلیم کے متعلق احباب جماعت کو بتا دوں کہ متفرق جگہ پر جب صفتِ حلیم بیان ہوتی ہے تو اس صفت کے اندر کیا کیا نئے معانی جلوہ گر ہوتے ہیں تاکہ جماعت کو اس بات کی عادت پڑے کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ان مواقع کے لحاظ سے غور کریں جن مواقع پر قرآن کریم میں وہ صفات بیان ہوئی ہیں اور بعض دفعہ تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ میں نے دو تین مثالیں چنی ہیں اُن پر ظاہری نظر سے جب غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بظاہر کوئی تعلق نہیں ہے مثلاً صفت حلیم کا اس بات سے کیا تعلق ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے لیکن جب مزید غور سے بڑھتے ہیں تو ایک حیرت انگیز علم کا جہان اُبھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمام آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی اُن کے اندر ہے ہر چیز ہماری تسبیح بھی کر رہی ہے اور حمد بھی کر رہی ہے اور تم اس کی زبان کو سمجھتے نہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا خدا حلیم ہے۔ سوال یہ ہے کہ صفت حلیم کا اس سے کیا تعلق ہے کہ ساری چیزیں تسبیح بیان کر رہی ہیں اور تم نہیں سمجھتے اور اللہ حلیم ہے۔ تو پہلے تو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کس طرح حمد بیان کر رہی ہیں کس طرح

سب چیزیں خدا کی تسبیح بیان کر رہی ہیں۔

اس کے دو پہلو ہیں۔ اوّل تو یہ کہ انسان شروع میں جب خدا تعالیٰ کی کائنات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا تو اس کو یہ احساس تھا کہ جانوروں میں کسی قسم کا شعور ہے لیکن جانوروں سے آگے وہ کسی قسم کے شعور کا قائل نہیں تھا اور تسبیح اور حمد کا ایک قسم کے شعور سے بھی تعلق ہے۔ اس پہلو سے جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر ایک زمانہ ایسا آیا بلکہ اس سے پہلے زمانہ میں جائیں تو یہ کہنا چاہیے کہ ایک دور انسان پر ایسا آیا کہ جب وہ سوائے انسان کے کسی اور چیز کو باشعور نہیں سمجھتا تھا۔ جانور بھی اُس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے تھے۔ وہ ان کو اس طرح سمجھتا تھا جیسے ان میں جان ہی نہ ہو۔ یہ انسان کا آغاز تھا۔ بلکہ ایک ایسا دور تھا کہ ہر جاندار اپنے آپ ہی کو باشعور سمجھتا تھا اسلئے اُسے غیر کا احساس نہیں تھا غیر کا احساس تب پیدا ہوتا ہے جب اس کو باشعور سمجھے اور انسانی زندگی پر اور اس سے پہلے حیوانی زندگی پر بہت لمبا دور گزر چکا ہے کہ جس میں ہر وجود صرف اپنے آپ کو صاحب احساس سمجھتا تھا اور کسی دوسرے وجود میں احساس کا تصور ہی نہیں پایا جاتا تھا

جوں جوں دور آگے بڑھا ہے

اور انسان نے ترقی کی ہے اس کو یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوا کہ

دوسروں میں بھی احساس پایا جاتا ہے۔ پہلے تو یہ احساس جانوروں تک پہنچا۔ پھر زیادہ لطافت اختیار کرنے لگا اور انسانی احساس نے بھی ترقی شروع کی ان معنوں میں کہ دوسرے کے متعلق احساس کے معاملہ میں زیادہ باشعور ہوگیا یعنی دوسرے انسانوں کے احساس کے بارہ میں بھی زیادہ باشعور ہوگیا۔

پس اندرونی طور پر بھی احساس میں مزید لطافتیں اور مزید وسعتیں پیدا ہونی شروع ہوئیں اور بیرونی طور پر بھی احساس میں مزید لطافتیں اور مزید وسعتیں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ یہاں تک کہ جب انسان نے علم میں زیادہ ترقی کی تو اس نے یہ محسوس کیا کہ صرف جاندار ہی حسّاس نہیں بلکہ پودے بھی حسّاس ہیں اور پودوں میں بھی ایک قسم کی جان ہے۔ نہ صرف جان ہے بلکہ احساس رکھتے ہیں اور کوئی نہ کوئی شعور رکھتے ہیں۔ اب تک پودوں کا نروس سسٹم (NERVOUS SYSTEM) تو انسان معلوم نہیں کر سکا یعنی پودوں کے اندر اعصاب ہیں اور اعصاب کے ذریعہ وہ دوسری چیزوں کو محسوس کرتے ہیں لیکن اس بات کے قطعی شواہد موجود ہیں کہ

پودوں میں احساس پایا جاتا ہے

اور اب جو امریکہ میں پودوں پر لائٹ ڈی ٹیکٹرز (LIGHT DETECTORS) کے ذریعہ جو ریسرچ ہو رہی ہے وہ اگرچہ ابھی دعویٰ کی حد تک ہے لیکن اگر وہ دعوے $\frac{1}{10}$ حصہ بھی درست ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ پودوں کا شعور بعض لحاظ سے انسانی شعور سے زیادہ باریک ہے اور حیرت انگیز وسعتیں رکھتا ہے مثلاً یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اگر ایک پودے کے سامنے ایک قتل ہو تو وہ پودا اُس قتل کے بارہ میں اتنا شدید ردّ عمل رکھتا ہے کہ اگر دوبارہ قاتل اس کے سامنے آئے تو باریک بجلی کے آلات کے ذریعہ جو پودے پر لگا دیئے گئے ہوں انسان یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس کے سامنے سے گزرنے والے آدمیوں میں سے قاتل کون ہے تو جب بھی قاتل سامنے آئیگا وہ پودا اپنا ردّ عمل دکھائے گا یہ کس حد تک درست ہے اور کس حد تک یقینی بات ہے اس پر ابھی بہت سی تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن بعض ایسے لوگ، جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس مسئلہ پر تحقیق کرنے میں صرف کر دی ہے وہ تو یہاں تک، دعویٰ کرتے ہیں کہ پودا جھوٹے آدمی کو سچے آدمی سے الگ کر کے پہچان لیتا ہے۔

پس جہاں تک شعور کا تعلق ہے انسان کا شعور تو بہر حال ترقی کرتا رہا اور اس میں اپنے سوا غیر انسانوں کے شعور کے متعلق بھی احساس بڑھا اور وسعت پذیر ہوا اور غیر انسانوں یعنی جانداروں کے متعلق بھی اس کا شعور بڑھا اور وسعت پذیر ہوا یہاں تک کہ وہ نباتات کی حدود میں داخل ہوگیا اور اب یہ تسلیم کرتا ہے کہ نباتات میں بھی شعور موجود ہے اور جیسا کہ قرآن کریم کی آیت سے ثابت ہوتا ہے آخر کار انسان اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ

کائنات میں کوئی چیز بھی شعور سے کلیۃً خالی نہیں۔

ہاں شعور کے مراتب ہیں اور درجے ہیں جس کو ہم بے جان چیز سمجھتے ہیں وہ شعور کے ادنیٰ درجہ پر واقع ہے لیکن شعور سے خالی نہیں اور ہر ایک چیز جو باشعور ہے وہ اپنے شعور کے دائرہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کر رہی ہے۔

دوسرے ہر چیز زبانِ حال سے خدا تعالیٰ کی حمد بیان کر رہی ہے یعنی خدا تعالیٰ نے جو صنعت پیدا فرمائی ہے وہ اتنی حیرت انگیز ہے کہ وہ صنعت، صانع کے حسنِ صنعت کی طرف دلالت کرتی ہے۔ وہ صنعت اپنے وجود سے خدا تعالیٰ کی تسبیح بھی کر رہی ہے۔ اور اس کی حمد بھی بیان کر رہی ہے اور

خدا کی ایک بھی صنعت ایسی نہیں

جس میں یہ دو باتیں نہ پائی جاتی ہوں۔ ایک یہ کہ وہ گواہی دے رہی ہو کہ میرا خالق تمام نقائص سے پاک ہے اور میرا خالق تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ اس معاملہ میں بھی انسانی تحقیق نے حیرت انگیز چیزیں دریافت کی ہیں اور بہت سے جانوروں کے متعلق جو تحقیق ہو رہی ہے اسکو دیکھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ ہر جانور اپنے اندر ایک عظیم الشان جہان رکھتا ہے اور اس کے اندر ایک باشعور ہستی کے اتنے حیرت انگیز باریک مصالح کارفرما ہیں کہ اُن پر غور کرتے چلے جائیں تو

ہر جانور خدا کی ہستی کا ایک ثبوت بن جاتا ہے۔

اب تو یہ تحقیق ایک بہت بڑا علم بن چکی ہے لیکن اتنا بڑا علم بن جانے کے باوجود انسانی تحقیق کسی ایک جانور کی کسی باریک سی صفت پر بھی پورا عبور حاصل نہیں کر سکی۔ مثلاً متفرق تحقیقات میں سے ایک تحقیق بڑے عرصہ سے یہ ہو رہی ہے کہ جانور دور جانے کے بعد اپنے گھروں تک کس طرح واپس پہنچتے ہیں اُن کو یہ کیسے معلوم ہوتا ہے کہ کس سمت میں واپس جانا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے اس سلسلہ میں شہد کی مکھی نے انسان کو حیران کیا۔ ارسطو وہ پہلا انسان ہے جس نے سب سے پہلے اس بات پر غور کیا اور اس معمّہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا کہ شہد کی مکھی میں ایک حیرت انگیز خصلت اور اہلیت یہ پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے چھتے سے دور چلی جاتی ہے اور بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ وہ واپس اپنے چھتے تک پہنچے لیکن پھر بھی پہنچ جاتی ہے۔ اس پر جب تحقیق شروع ہوئی تو بڑے لمبے عرصہ تک انسان اس کی وجہ کو پا نہیں سکا۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں ایک سائنسدان جس کا نام وان فش (VON FISCH) تھا اس نے شہد کی مکھی کے متعلق یہ حیرت انگیز بات دریافت کی کہ شہد کی مکھی کے دیکھنے کا شعور اور دیکھنے کی دنیا انسان سے بالکل الگ ہے۔ ہم جس روشنی کو دیکھ رہے ہیں وہ اس روشنی سے ایک الگ روشنی کی دنیا میں رہتی ہے سورج کی شعاعیں جن کو ہم دیکھتے ہیں وہ ان کو نہیں دیکھتی بلکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے الٹرا وائیلٹ کا جہان پیدا کر دیا ہے جس میں وہ رہتی ہے۔ یہ شعاعوں کی ایک قسم ہے۔ الٹرا وائیلٹ کا جہان انسانی جہان سے بالکل مختلف ہے۔ ہم دنیا میں جو چیز دیکھ رہے ہیں یا جو رنگ ہمیں نظر آرہے ہیں یا جو مختلف طرزیں اور شکلیں دیکھنے میں آتے ہیں اگر یہاں سورج کی روشنی کی بجائے الٹرا وائیلٹ کی شعاعیں ہوں تو ہم کلیۃً اندھے ہو جائیں گے۔ ایک ادنیٰ ذرّہ تو کیا بڑی سے بڑی چیز بھی نظر نہیں آئے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو الٹرا وائیلٹ کے دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں بخشی جب کہ شہد کی مکھی کے لئے ہماری اس روشنی کی کوئی حقیقت نہیں۔ وہ الٹرا وائیلٹ روشنی کے ذریعہ ایک بالکل مختلف جہان دیکھ رہی ہے۔ وہ اسی روشنی کے ذریعہ پھولوں کا رس بھی چوستی ہے اسی روشنی کے ذریعہ وہ یہ معلوم کرتی ہے کہ کس پھول میں رس ہے اور کس میں نہیں ہے۔ جب یہ تحقیق سائنسدانوں کے سامنے آئی تو ان کے سامنے

علم کا ایک نیا جہان کھل گیا۔

انہوں نے دوسرے جانوروں پر جو تحقیق شروع کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہر جانور کی سماعت کا جہان بھی اپنا ہے اور اسکی روشنی کا جہان بھی اپنا ہے۔ بظاہر ہم سب ایک دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن ہر جانور کو ایک اور دنیا نظر آرہی ہے اور اپنی دنیا میں وہ کامل ہے یعنی اپنی دنیا میں اس کو ہر چیز مہیا ہے۔ جس کے متعلق انسان سمجھتا ہے کہ اسکو تو مہیا نہیں اور ہمیں مہیا ہے۔ اگر شہد کی مکھی کی دنیا کے اعصاب اور حواسِ خمسہ انسان کو نصیب ہوتے تو پھر انسان کی دنیا اس پر اندھی ہو جاتی اور وہ ایک نئی دنیا میں چلا جاتا اور سمجھتا کہ مجھے تو کچھ بھی نصیب نہیں۔

پس ہمارا خدا حیرت انگیز صفات کا مالک خدا ہے۔ اس نے کائنات کے ہر ذرّہ میں ایسا حسن رکھ دیا ہے کہ اس حسن کے ہر تجزیہ میں انسان ایک نئے حسن کا جہان پاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کے باوجود ہم اس کو نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ جانتا ہے پھر حلیم کا کیا مطلب ہے۔

حلیم کا مطلب ہے

ایسا صاحب رشد، ایسا صناع، ایسا باکمال وجود جو بڑا حوصلہ رکھتا ہو اور اس بات سے بے نیاز ہو کہ دُنیا اس کے حُسن کی تعریف کر رہی ہے یا نہیں کر رہی اس کی عقل کو جانچ بھی رہی ہے یا نہیں۔ وہ اپنی ذات میں حِلم رکھتا ہے اس کے اندر ایک وقار پایا جاتا ہے اور اسکی صناعی اس بات کی محتاج نہیں کہ کوئی دوسرا تعریف کرے گا تو وہ اچھا صناع ثابت ہوگا۔ وہ ان باتوں سے بالکل بے نیاز ہے جیسا کہ آپ نے بچپن میں وہ کہانی پڑھی ہوگی ایک ترکھان کسی کے لئے ایک جنگلا بنا رہا تھا جس پر اس نے انگوروں کی بیل چڑھانی تھی اور اس لئے اُس نے اس سے سستا سودا کیا کہ بیل اس کو ڈھانپ لے گی اسے رندا کرنے کی کیا ضرورت ہے یعنی خوبصورت بنانے کی کیا ضرورت ہے لیکن جب وہ آدمی دیکھنے کے لئے آیا کہ کس طرح کا کام کر رہا ہے تو اس نے دیکھا کہ بڑی محنت کر رہا ہے بڑی صفائی پیدا کر رہا ہے اور اس پر بڑے رندے پھیر رہا ہے تو حیران ہو کر اس نے کہا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو میں نے تم سے جو سودا کیا ہے وہ تھوڑے کام کی وجہ سے تھوڑے پیسوں کا ہے۔ اگر تمہارا خیال ہو کہ اچھا کام کرکے مجھ سے زیادہ پیسے لے لو گے تو یاد رکھو میں بالکل زیادہ پیسے نہیں دوں گا۔ اُس نے کہا آپ بالکل فکر نہ کریں۔ میں اپنے سودے پر قائم ہوں۔ مگر آپ کے بدذوق ہونے کے نتیجہ میں اپنی صناعی کو کیسے بگاڑ لوں۔ آپ بدذوق ہیں تو اسکی وجہ سے میری صنعت کیوں متاثر ہو میں اپنے حُسنِ صنعت کو بگڑنے نہیں دوں گا۔ میں تو وہی چیز بناؤں گا جو مجھے پسند آتی ہے اور جس پر میں فخر کر سکتا ہوں۔

غرض انسان میں بھی حلیمی کی صفت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اندر ایک نیا جہان پیدا کر دیتی ہے۔ ہر صنعت کار میں ایک نئی عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر صاحبِ فہم و عقل میں ایک نئی عظمت کردار آجاتی ہے اور انسانوں کے اندر رہتے ہوئے بھی وہ ایک نیا وجود بن جاتا ہے۔

پس قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں اور جن جن مواقع پر بیان ہوئی ہیں ان پر آپ غور کریں تو پھر

آپکو اپنی تربیت کا ایک نیا سلیقہ آجائے گا۔

ایک نیا ادب نصیب ہوگا اور اسی دنیا میں رہتے ہوئے جو احمدی ان باتوں پر غور کر رہا ہوگا وہ بالکل ایک نیا وجود پا رہا ہوگا۔ یہ ہے قرآن کریم کی دولت اور عظمت جسکی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ اب دیکھیں خدا تعالیٰ کی وہ تمام صفات حسنہ جو اس کی صنعت کاری میں داخل ہیں وہ کتنے لمبے عرصہ تک کائنات سے اوجھل رہی ہیں۔ انسانی دور تو بہت ہی مختصر ہے جس میں اس نے سمجھنا شروع کیا جب کہ انسانی زندگی کا وہ دور جو انسانی سمجھ میں داخل ہوا ہے۔ وہ کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا اُس دور کے مقابل پر جس میں انسان ناسمجھی میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ اگر کائنات کو آغاز سے لے کر اب تک چوبیس گھنٹوں میں تقسیم کیا جائے تو انسان کی پیدائش آخری سیکنڈ کے کچھ حصے کے بعد بنے گی۔ اور وہ کچھ حصہ سیکنڈ کا سارے کا سارا گزرنے کے بعد سیکنڈ کا لاکھوں حصہ ایسا ہوگا جس میں ہم اس شعور میں پہنچے ہیں جس میں اب زندگی بسر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔ اس کی رُشد پر اس بات کا اثر نہیں پڑا۔ اس کے فہم اور اس کی عقل اور اس کی صنعت کاری پر اس بات کا کوئی اثر نہیں پڑا کہ دنیا اسے جانتی ہے یا نہیں جانتی۔ کس کو بات پسند آتی ہے یا نہیں۔ پس وہ عقل جو مستغنی ہو چکی ہو اور اپنی ذات میں قائم ہو اور کسی دیکھنے والے کی تحسین کی محتاج نہ رہی ہو وہ صحرا میں بھی لالہ کھلا رہی ہے جہاں کہ اسکو دیکھنے والا کوئی وجود نہیں۔ وہ لالہ کے ہر ذرّہ میں اس کے پردوں میں ایسے ایسے حُسن پیدا کر رہی ہے

جس کو دیکھنے والا وجود بھی نصیب نہیں ہو رہا۔ اس رشد کامل کو حلیم کہتے ہیں۔ اور ان معنوں میں خدا تعالیٰ حلیم ہے۔ کوئی اس کی تسبیحوں سے واقف ہو یا نہ ہو خدا کی صنعت کے حُسن سے انسانی نظر آشنا ہو یا نہ ہو خدا اپنی ذات میں حلیم ہے اور وہ حلیم ہی رہے گا۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(التغابن آیت: 18)

کہ تم جو خدا تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دیتے ہو وہ تمہارے لئے اس کو بڑھاتا رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں تم سے مغفرت کا سلوک بھی فرماتا ہے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ۔

اللہ تعالیٰ بہت ہی حلیم ہے اور خدمت کو قبول کرنے والا ہے۔

شکور کا مطلب یہ ہے کہ خدمات کا بہترین نتیجہ دینے والا ہے۔ ان معنوں میں تمہارا شکر ادا کرتا ہے کہ تم جو کچھ اسکی خاطر کام کرتے ہو وہ اس کو قبول فرماتا ہے اسے استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے اور اُتنا ہی نہیں دیتا جتنا تم نے کوئی کام کیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر دیتا ہے۔

شکور کی تو سمجھ آگئی لیکن یہاں حلیم کا کیا تعلق ہے۔ حلیم تو بُردبار کو کہتے ہیں۔ اس میں بُردباری کا کیا تعلق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی خاطر جو لوگ کوئی چیز دیتے ہیں وہ بظاہر یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بہترین چیز دے رہے ہیں۔ قرضہ حسنہ کا وہ مطلب نہیں ہے جو لوگ ایک دوسرے کو قرضہ حسنہ دیتے ہیں۔ انسان جب، قرضہ حسنہ دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں جتنا دوں گا اتنا ہی واپس لوں گا۔ اس میں حُسن تو محض نام کا ہے صرف عدل کا پہلو ہے۔ خدا تعالیٰ کو جب ہم قرضہ حسنہ دیتے ہیں تو اس کے دو معانی ہیں ایک یہ کہ جتنا ہم دیں گے اُس سے بے انتہا زیادہ لیں گے۔ یعنی یہ انسان کو یقین ہوتا ہے کہ خدا مجھ سے یہ سلوک کرے گا دوسرا یہ کہ ہم اپنی چیزوں میں سے بہترین چیز دیں گے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران آیت: 93) میں حسن کا جو مضمون ہے وہی جب خدا تعالیٰ کے تعلق میں قرضہ حسنہ بولا جاتا ہے تو اس میں بھی داخل ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں جو ترجمہ کیا ہے۔

وہ ایک حیرت انگیز ترجمہ ہے

آپ نے چند لفظوں میں اس حسن کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو یعنی قرضہ حسنہ سے مراد یہ ہے کہ اموال میں سے گندہ نہ دو۔ بلکہ اچھا دو۔ تب خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ تم سے مغفرت کا سلوک کرے گا اور تمہارے اموال کو بڑھائے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں حلیم بھی ہوں اور میں تمہاری کمزوریوں کو جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میری راہ میں حُسن کے نام پر تم بسا اوقات بہت گندی گندی چیزیں بھی دے جاتے ہو اور اکثر اوقات دینے والا اپنے مال کا بہترین حصہ دینے کی بجائے وہ حصہ پہلے نکالتا ہے جس کی اُسے ضرورت نہیں رہتی۔ یہ بہت بڑی گستاخی ہے۔ ایک طرف محبوب کو تحفہ دینے کا دعویٰ ہو دوسری طرف گندی گندی چیزیں نکال کر دی جائیں یہاں تک کہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر بیان فرماتا ہے کہ ایسے مال نہ دیا کرو کہ اگر تمہیں دیئے جائیں تو تمہاری نظریں شرم سے جھک جائیں۔

پس اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ قرضہ حسنہ کے نام پر انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس ظلم کا شکار ہو رہی ہوتی ہے کہ اپنے رب کے حضور ادنیٰ چیزیں پیش کر رہی ہوتی ہے اور اس کا نام حسن رکھتی ہے۔ اور کہتی ہے دیکھو! ہم نے خدا کے حضور کیا کیا کچھ پیش کر دیا ہے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم یہ کرشمہ دکھاتی ہے اور انسان کو

خدا تعالیٰ کے عذاب اور پکڑ سے بچالیتی ہے۔ ورنہ دنیا کے کسی بادشاہ کے سامنے کوئی سڑا ہوا مال لے کر چلا جائے تو لازماً وہ بادشاہ کی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ چاہے غریب انسان ہی کیوں نہ ہو اگر وہ تحفے کے طور پر ایک سبز پتہ بھی توڑتا ہے تو لہلہاتا ہوا سبز پتہ توڑتا ہے وہ یہ نہیں کرتا کہ سڑا ہوا بُسا ہوا یا زمین پر گرا ہوا پتہ اُٹھا کر بادشاہ کو پیش کر دے۔ بادشاہ تو امیر کے تحفے سے بھی مستغنی ہوتا ہے اور غریب کے تحفے سے بھی۔ لیکن اس کے اندر جو حُسن شامل ہو جاتا ہے۔ وہ اس کو قبول کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بھی حُسن کو قبول فرماتا ہے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا ہے کہ حُسن کے نام پر

انسان بعض دفعہ نہایت ہی بیہودہ چیزیں پیش کر رہا ہوتا ہے

اور پھر وہ لوگ جو خدا کی خاطر مالی قربانی کے نظام میں شامل ہوتے ہیں اُن کو حلیم بننا پڑتا ہے کیونکہ جب وہ خدا کی خاطر مال لینے کے لئے جاتے ہیں تو طرح طرح کی باتیں بھی سنتے ہیں قرآن کریم ان باتوں کا ذکر بھی فرماتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں اچھا اللہ امیر ہے ہم غریب ہیں ہم سے مانگنے آئے ہو؟ خدا کے لئے عجیب و غریب طعنے دیتے ہیں اور چونکہ مالی معاملات کے لین دین میں یہ باتیں لازمی حصّہ ہیں اس لئے حلیم بنے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا اُن بندوں کو بھی حلیم بننا پڑتا ہے جو خدا کی خاطر قربانی والے نظام سے وابستہ ہوتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ حلیم نہ ہو تو بظاہر قربانی والوں کی اکثریت کو ہلاک کر دے اُس سلوک کے نتیجہ میں جو وہ خدا کی خاطر مال دیتے وقت کرتے ہیں۔ فرمایا میں غفور بھی ہوں اور حلیم بھی ہوں۔ یہ دونوں صفات جب مل جاتی ہیں تو نتیجہ کیا نکلتا ہے فرماتا ہے میں شکر کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ تم اپنی طرف سے پتہ نہیں کیا کیا گمان کر کے چیزیں پیش کر رہے ہو اُن میں کیا کیا کیڑے ہیں اُن میں کیا کیا ریاکاریاں داخل ہیں۔ یہ ساری باتیں اس میں آجاتی ہیں۔ بظاہر دانہ مکمل ہے لیکن اس کو اندر سے گھن چاٹ چکا ہے۔ تو

انسان کی بہت سی مالی قربانیاں انفاق فی سبیل اللہ کے طور پر ایسی بھی ہیں

جن کو بیماریاں لگی ہوئی ہیں یا ایسے ایسے کیڑے لگے ہوتے ہیں کہ وہ اندر سے ان قربانیوں کو کھا چکے ہوتے ہیں۔ بدخُلقی دکھانا یا گندی چیز دینا تو الگ معاملہ ہے اچھی چیز دیتے وقت بھی خدا کے سوا غیر اللہ کا خیال دل میں آجاتا ہے۔ انسان ریاکاری کے نتیجہ میں ایک قربانی کر رہا ہوتا ہے اس طرح اکثر اموال تو گندے ہو جاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو صفت حلیم کے ماتحت ان کو شکر کے ساتھ قبول فرماتا ہے۔ وہ ہماری پردہ پوشی بھی فرماتا ہے ہم سے بخشش کا سلوک بھی فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے میں تمہارا ممنون ہوں۔ تمہارا شکرگزار ہوں تمہارے لئے میں اس چیز کو جو میری راہ میں پیش کرتے ہو اس کو بڑھا دوں گا۔ کیسا عظیم خدا ہے اور یہ ہے حلم کی صفت جو اس موقعہ پر انسان کے کام آتی ہے اور بندہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے کہ تم بھی حلیم بنو۔ بندوں سے حلم کا سلوک کیا کرو۔ ان کی بظاہر کمزور چیزیں بھی پردہ پوشی کرتے ہوئے تعریف کے ساتھ قبول کر لیا کرو۔

غرض معاشرہ کو سُدھارنے اور اس میں حُسن پیدا کرنے کا ایک عظیم گر ہے جو اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں سکھایا ہے۔ پس جو بندے دوسرے بندوں سے حلیم بنیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے لئے حلیم بنے گا۔

پھر ایک اور جگہ حلم کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

(سورۃ توبہ آیت: ۱۱۴)

کہ دیکھو ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے جو استغفار تھا وہ صرف اس لئے تھا کہ اُس نے اپنے باپ سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں تمہارے لئے مغفرت بخشش کی دُعا کروں گا لیکن جب اُس پر یہ بات روشن ہو گئی اور یہ حقیقت کھل گئی کہ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ کہ وہ خدا کا دشمن ہے تَبَرَّأَ مِنْهُ وہ اس سے بیزار ہو گیا اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ابراہیم بہت ہی نرم مزاج، نرم خو اور نرم دل انسان تھا اور حلیم بھی تھا۔

اس میں موقع کی جو مناسبت ہے اس سے اَوّاہ کی صفت تو کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ دل میں نرمی تھی اس لئے اُس نے بخشش کا وعدہ کر لیا لیکن اس مضمون میں حلیم کا کیا تعلق ہے۔ یہ گفتگو قابل غور ہے یعنی قابل غور بات یہ سامنے آنی چاہیئے کہ اَوّاہ کی بات تو سمجھ آگئی کہ

وہ چونکہ بہت ہی نرم دل تھا

اس لئے اس نے اپنے باپ سے وعدہ کر لیا کہ میں استغفار کروں گا لیکن سوال یہ ہے کہ حلیم نے ہمیں یہاں کیا مضمون سکھایا۔

دراصل کوئی صفت بھی فی ذاتہٖ اچھی یا بُری نہیں کہلا سکتی جب تک اس کے اردگرد کی صفات پر غور کر کے اس کے جوڑ کا مشاہدہ نہ کیا جائے کہ اس کا دوسری صفات سے کیا تعلق ہے۔ اب اگر نرم دلی فی ذاتہٖ رُشد سے خالی اور عقل سے خالی ہو جائے تو وہ جانوروں کی طرح کی ایک کمزوری ہے اس سے زیادہ اس میں کوئی حُسن نہیں ہے۔ موقع بے موقع ہر محل پر انسان نرم دل ہوتا چلا جائے تو یہ تو ایک کمزوری ہے اس کو حُسن کہا ہی نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ یہ بیان فرمانا چاہتا ہے کہ ابراہیم کو اپنے باپ سے محبت تھی وہ بڑا نرم دل تھا اس کے باوجود وہ صاحب رُشد تھا اور اس وجہ سے وہ قابل تعریف تھا۔ موقع و محل کے لحاظ سے اُس کی نرمی ایک عزم میں تبدیل ہو جاتی تھی جس میں بظاہر سختی نظر آتی تھی۔ جب اس کے دل کی نرمی اپنے باپ کے لئے تھی تو اس وجہ سے تھی کہ اسکو اس بات کا پورا

علم نہیں تھا کہ یہ میرے محبوب کا دشمن ہے۔

شروع میں وہ اُسے جہالت کا حق دے رہے ہوں گے یا اور کئی قسم کی اُس پر حُسن ظنیاں کر کے پردے ڈال رہے ہوں گے اور چونکہ دل کے نرم تھے اس لئے اُس سے یہ وعدہ کر لیا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر یہ امر روشن فرمایا کہ یہ شخص ایسا ہے جس پر حُجّت تمام ہو چکی ہے اس کو کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ یہ واضح اور بیّن طور پر اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تب رُشد دل کی نرمی پر غالب آگئی دل کی نرمی رُشد پر غالب نہیں آئی۔ یعنی رُشد ایسی عقل کو کہتے ہیں جو جذبات کے تابع نہیں ہوتی بلکہ جذبات اس کے تابع ہوتے ہیں اور جب وہ جذبات کو تابع کرتی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ان کو گندا کر دے یا ان میں نامناسب رنگ داخل کر دے وہ

جذبات میں حُسن پیدا کر دیتی ہے۔

پس دل کی نرمی تب حُسن بنتی ہے جب اس کا حلم کے ساتھ جوڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر حلم کے ساتھ جوڑ پیدا نہ ہو تو دل کی نرمی ایک گونا جہالت بن جائے گی۔ ایک نہایت ہی بدصورت چیز بن جائے گی۔ ایک طرف ایک اعلیٰ ذات ہے اور دوسری طرف۔ ایک ایسا وجود ہے جس کو اس اعلیٰ ذات سے دشمنی ہے۔ اور جو وجود اس اعلیٰ ذات کا دشمن ہے۔ یعنی اس محبوب کا دشمن ہے جو ایک بہت بڑی اور اعلیٰ ذات ہے۔ دل کی نرمی اگر دشمن کے فائدہ میں جارہی ہے تو بیچ میں مقابلہ نہ رہا توازن بگڑ گیا اور پاگل پن بن گیا۔ یہ اچھی دل کی نرمی ہے کہ اپنے محبوب کے دشمن کے حق میں ہو جاؤ اور محبوب کے خلاف نتیجہ نکالو۔

پس یہ رُشد یعنی حلم ہے جو جذبات میں توازن بھی پیدا کرتا ہے

اور حسن) بھی پیدا کرتا ہے اور صرف یہی جذبات ہی نہیں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں غصہ کے جذبات نرمی کے جذبات حتّٰی کہ کسی قسم کے جذبات ہوں اُن سب پر جب تک حِلم حاوی نہ ہو

اُس وقت تک اُن میں کوئی حُسن پیدا نہیں ہوتا۔

اس ضمن میں کئی اور آیات ہیں جو اس مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن وقت زیادہ ہوگیا ہے اس لئے میں اُن کو چھوڑتا ہوں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث سنانے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہادری کی جو تعریف فرمائی ہے اس میں بھی حلم داخل ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ○

(صحیح بخاری بابُ الغضب والکبر)

بہادر وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

جیسا کہ قرآن کریم کی آیت سے پتہ چلتا ہے حلم کا مطلب یہ ہے کہ انسان جذبات سے مغلوب نہ ہو اور سب سے زیادہ مغلوب کرنے والا جذبہ غُصہ ہوا کرتا ہے۔ پس حلم کے اندر ایک گونا بہادری بھی پائی جاتی ہے یعنی

اعلیٰ قسم کا بہادر وہ شخص ہوگا

جو بہت بڑا حلیم ہوگا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اُسے غصہ نہ دلائیں بلکہ جب غصہ کی آزمائش میں مبتلا ہو تب بھی وہ رُک جائے اور غور کے بعد تحمّل کے ساتھ فیصلہ کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مومن میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمّل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔"

ایک چھوٹے سے فقرے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حلم کے اتنے پہلو بیان فرما دیئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک ہی فقرہ ہے لیکن حِلم کے مضمون پر ایک پوری تقریر کے مترادف ہے۔ اور ایک داعی الی اللہ انسان کو حلم کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے اس پر آپ نے پوری روشنی ڈال دی فرماتے ہیں مومن میں شتاب کاری نہیں ہوتی یعنی وہ حلم کی صفت سے متصف ہوتا ہے۔ یہ صفت اُسے حوصلہ بخشتی ہے۔ انسان جاہلوں کی طرح فوری طور پر قدم نہیں اُٹھاتا کہ اِدھر بات ہوئی اور اُدھر اس کا نتیجہ نکل آیا۔ بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمّل کے ساتھ (یعنی حلم کے اندر یہ دو باتیں پائی جاتی ہیں۔) قدم اُٹھاتا ہے۔ تحمل بریکوں کا کام دیتا ہے یعنی جس طرح گھوڑے کو لگام ڈالی جاتی ہے کہ وہ بھاگتے بھاگتے کہیں حد سے زیادہ آگے نہ نکل جائے اور ٹکریں نہ مارتا پھرے لگام کے مقابل پر مہمیز ہوتی ہے جو گھوڑے کو آگے دوڑانے کا کام دیتی ہے۔ پس جب انسان کے اندر جذبات داخل ہو جاتے ہیں تو وہ ہمیشہ اُس کے لئے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔ انسان کی قوت متحرکہ میں سب سے بڑا کردار اسکے جذبات ادا کرتے ہیں۔ جب یہ غالب آجائیں تو انسان اس بات سے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ اس پر کیا گزرے گی۔

جو لوگ خدا کی محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں۔

اِن کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ خدا کی راہ میں ان کا وجود مٹ جائے گا کیونکہ اسکے پیچھے جذبات کارفرما ہوتے ہیں اور جذبات کی مہمیز بہت سخت ہوتی ہے اور حِلم کیا کرتا ہے۔ حلم لگامیں دیتا ہے اور ایک متوازن سواری بنا دیتا ہے۔ سواری جتنی تیز رفتار ہو اتنی ہی مضبوط لگام ضروری ہے۔ موٹر جتنی تیز رفتار ہوگی اُتنی ہی اچھی اسکی ڈسک بریکیں ہوں گی اور دوسرے اعلیٰ انتظام ہوں گے تاکہ وقت پر رک بھی سکے۔

غرض حلم اور جذبات کا یہی وہ جوڑ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فقرے میں ظاہر فرمایا کہ "وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے" یعنی وہ ہر وقت بے قرار رہتا ہے اور ہر موقع پر خدا کے دین کی خدمت اور دعوت الی اللہ سے باز نہیں آتا لیکن جاہلوں کی طرح جھٹکا دے کر کام نہیں کرتا بلکہ موقع اور محل کی مناسبت کے ساتھ کام کرتا ہے۔ وہ رُکتا بہر حال نہیں ہے اس میں ہوشیاری پیدا ہو جاتی ہے اور بڑا تحمل پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بُزدل نہیں ہوتا کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جب انسان کسی حرکت سے رُکتا ہے تو وہ بُزدلی کے نتیجہ میں بھی رک سکتا ہے اور حلم کے نتیجہ میں بھی رک سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ

مومن بُزدلی کے نتیجہ میں نہیں رک جایا کرتا

بلکہ وہ حلم کے نتیجہ میں رک جاتا ہے پس مومن کی کسی احتیاطی حرکت سے کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ وہ ڈرپوک ہے ہم نے اُسے گالیاں دیں مارا پیٹا اس کے گھر کو آگیں لگانے کی تعلیم دی اس کے بزرگوں کی تحقیر کی اور ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی مگر اس کے باوجود اس نے آگے سے کبھی ہاتھ ہی نہیں اُٹھایا۔ پس چونکہ کسی اشتعال انگیزی پر اسکی طرف سے کبھی کوئی ردّعمل ظاہر نہیں ہوتا اسلئے وہ بُزدل ہے۔ مومن کے بارے میں یہ غلط فہمی ہے اس میں کسی کو مبتلا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ مومن کا وہ تصور جو قرآن اور حدیث پیش کر رہے ہیں بڑا عظیم الشان تصور ہے۔ جو مومن اپنے مقصد سے کبھی باز نہیں آتا۔ اگر وہ بزدل ہوتا تو تمہارے ڈراوے اور تمہاری دھمکیوں کے نتیجہ میں اپنے مقصد سے باز آجاتا لیکن مومن کا تو یہ حال ہے کہ وہ اپنے مقصد سے کسی قیمت پر ایک لمحہ کے لئے بھی باز نہیں رہ سکتا۔ ہاں وہ حلیم ہے۔ وہ صاحب رشد ہے۔ وہ شتاب کار نہیں ہے وہ جانتا ہے کہ اسکے مقصد کو کیا چیز زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اسکے عمل میں اور اسکی کوششوں میں ایک ملائمت اور ایک تہذیب داخل ہو جاتی ہے۔

انسانیت کارفرما نظر آتی ہے

وہ حیوانیت کا مقابلہ حیوانیت سے نہیں بلکہ انسانیت سے کرتا ہے اور یہ ساری چیز اسے حلم سکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حلم کے ایک بہت ہی بلند مقام پر فائز فرمایا تھا۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ آپکا عمل بھی اسکی تصدیق کرتا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم چشیدہ و زمانہ دیدہ ظاہر کرتا تھا مسجد میں آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپکے دعویٰ کی نسبت نہایت ہی بدتمیزی اور بدخلقی سے سوال شروع کئے اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ یہ کہا کہ آپ اپنے دعوے میں کاذب ہیں جھوٹے ہیں اور میں نے ایسے مکار بہت سے دیکھے ہوئے ہیں اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا بڑے سکون سے سنتے رہے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔ اسکو کہتے ہیں مجسمہ حلم۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حلم عطا فرمائے اور اپنی صفات حسنہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی توفیق بخشے کیونکہ اگر ہم خدا کے رنگ سیکھ جائیں۔ قرآن اور اسوہ رسول ؐ کو مشعل راہ بنالیں تو دنیا میں اتنی عظیم الشان طاقت بن جائیں گے اور ایسی ہمیشگی ہمیں نصیب ہو جائے گی کہ پھر ہمارے مقدر میں مٹنا ہو ہی نہیں سکتا اگر ہم خدا تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تو یہ ناممکن ہے کہ کوئی ہمیں مٹا سکے ساری کائنات مٹ جائے مگر احمدیت نہیں مٹے گی۔

خُطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

میں کئی بار پہلے بھی احباب جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ افریقی ممالک کیلئے دعا کریں وہاں بارش کی کمی کی وجہ سے انسانیت بہت ہی دکھوں میں مبتلا ہے۔ یعنی افریقہ میں بسنے والا انسان بہت ہی مصائب کا شکار ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا بارشیں ہوئیں حالات بہتر ہوگئے تو بہت اچھی اچھی خبریں آئیں اور خوشیوں کے خط آئے۔ چنانچہ احمدیوں کی طرف سے ساری دنیا سے جو خطوط آتے ہیں اُن افریقہ کا بھی ایک بڑا حصہ ہوتا ہے وہاں کے دوستوں کی طرف سے بہت ہی اطمینان کا اظہار کیا گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے جماعت نے دعائیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ اب پھر کچھ عرصہ سے تشویش کے خطوط آنے لگ گئے ہیں کہ اب دوبارہ خشک سالی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اسلئے دعا کی جائے۔

پس ساری جماعت کو چاہیے کہ وہ اپنے افریقن بھائیوں کو بھولے نہیں اُن کے لئے دعاؤں کو جاری رکھے اور بڑے اخلاص کے ساتھ اور بہت گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۹۱ :- میں یاسمین فاطمہ لیئق زوجہ مکرم لیئق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۹۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری موجودہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی۔ چوڑیاں کڑے ۲ عدد ۱۰ تولہ ایک ہار ایک تولہ لاکٹ ۳ تولہ چندن ہار ۶ تولہ کل وزن ۲۰ تولہ قیمت	۶۲۲۰۰/-
۳۔ پازیب نقری ۱۰ تولہ موجودہ قیمت	۶۰۰/-
۴۔ دستی گھڑی کی قیمت	۲۰۰/-
۵۔ ایک عدد دوکان ......تالاب کٹہ حیدرآباد موجودہ قیمت	۳۰۰۰۰/-
کل میزان	۹۹۸۰۰/-

اسکے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے ملتے ہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم فروری ۱۹۹۰ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
لیئق احمد خاوند موصیہ — یاسمین فاطمہ — صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۸۹۲ :- میں ایم زین العابدین ولد ایم اے علی صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۲۶/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے ورثاء کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
اے عبد الرحمٰن، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آئرا پورم — ایم اے زین العابدین، معلم وقف جدید — عبد الرؤف عاجز، معلم وقف جدید سرکل انچارج ورنگل

وصیت نمبر ۱۴۸۹۳ :- میں امۃ الرحمٰن زوجہ سید جمیل احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۵/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زیور طلائی ہار ایک عدد، چین ایک عدد، بالا ایک عدد۔ چوڑی چار عدد۔ انگوٹھی تین عدد۔ جھمکہ ایک جوڑا۔ ٹاپس ایک جوڑا۔ رنگ ایک جوڑا۔ ناک کا پھول تین عدد۔ مانگ کا ٹیکہ ایک عدد۔ مجموعہ وزن ۷۴ گرام جسکی موجودہ قیمت ۲۰۵۲۵/- روپے ہے۔

۲۔ اسکے علاوہ نقری زیور پائل ایک جوڑا وزن ۱۳۰ گرام قیمت ۳۰۰/- روپے ہے۔

۳۔ حق مہر/ ۹۰۰۰ روپے بذمہ میرے خاوند کے ہے اسکے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اسکے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
سید جمیل احمد خاوند موصیہ — سید امۃ الرحمٰن — سید انیس احمد صدر جماعت احمدیہ جمشید پور

وصیت نمبر ۱۴۸۹۴ :- میں ثروت جبیں بنت محمد صاحبداد خانصاحب مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیشکار روڈ ۱۴/۲۲ ڈاکخانہ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۶/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اسوقت کوئی نہیں البتہ اسوقت بنک میں میرے ذاتی ۱۵۰۰۰/- روپیہ نقد موجود ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۸۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
سید صباح الدین، انسپکٹر بیت المال — محمد ثروت جبیں — محمد سعید صدیقی، سیکرٹری مال کانپور

وصیت نمبر ۱۴۸۹۵ :- میں سید فرید الدین احمد شاہ قادری ولد مکرم سید غلام الدین احمد شاہ قادری صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رامکا پور ڈاکخانہ کود (سونگھڑا) ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اسوقت ٹاٹا اسٹیل (TISCO) کمپنی میں ملازم ہوں۔ اس وقت مجھے ماہوار مبلغ ۴۰۰۰/- روپے گذارہ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر کوئی جائیداد و آمد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
سید صباح الدین، انسپکٹر بیت المال — سید فرید الدین احمد شاہ قادری — سید انیس احمد، صدر جماعت احمدیہ جمشید پور

وصیت نمبر ۱۴۸۹۶ :- میں شعیب احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں مبلغ ۶۰۰/- روپے بحساب حصہ جمع ہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اسکے علاوہ خاکسار کو بطور ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ماہوار مبلغ ۶۹۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے اور مجلس انصار اللہ سے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست (جو بھی ہوگا) داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے ورثا کو ادا کردہ چندہ واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

بشیر احمد مہار — شعیب احمد — شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۸۹۷ بے۔ میں امۃ الرؤف بشریٰ بنت مکرم ابرار احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اسوقت طالب علم ہوں اور میری کوئی آمد نہیں ہے۔ البتہ والدہ صاحبہ کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کردں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد صادق — امۃ الرؤف بشریٰ — مہتاب احمد

وصیت نمبر ۱۴۷۲۵ بے۔ میں عائشہ صدیقہ بنت مکرم طیب علی صاحب بنگالی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سونے کی بالیاں ۲ عدد قریباً ۶ گرام مالیتی	۱۱۰۰/-
۲۔ گھڑی ایک عدد مالیتی	۶۰/-
۳۔ یونٹ ٹرسٹ میں ۱۰۰ یونٹ خریدے گئے	۱۲۰۰/-
میزان	۲۳۶۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد مالیتی -/۲۳۶۰ روپے کی وصیت ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میری اسکے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی بھی جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دونگی۔ اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی اس وصیت کے مطابق ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ یونٹ ٹرسٹ سے مجھے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ وہی میرا جیب خرچ ہے۔ اسکی آمد معین نہیں کبھی دس فیصدی اور کبھی بارہ فیصدی اور کبھی اس سے زائد ہوتی ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی اس وصیت کے مطابق جو بھی آمد ہوگی اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ حصہ آمد سالانہ ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہو۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

جلال الدین نیر — عائشہ صدیقہ — طیب علی

وصیت نمبر ۱۴۸۸۳ بے۔ میں حسن بانو بیوہ مکرم محمد مولانا صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح دروازہ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد میں ایک عدد چھلا سونے کا وزن ایک تولہ ہے۔ جسکی بازاری قیمت -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ اسکے علاوہ خاکسار کو مبلغ -/۴۰۰ روپے وظیفہ ملتا ہے۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کردں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد عبد الرؤف، سیکرٹری وصایا — حسن بانو — محمد شمس الدین، سیکرٹری مال حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۸۸۵ بے۔ میں شفیع احمد غوری ولد مکرم محمد امام صاحب غوری قوم شیخ پیشہ دوکان عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اسوقت منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ایک مکان واقع فلک نما محلہ منزل کالونی حیدرآباد (جسمیں دو کمرے ایک برآمدہ ایک باورچی خانہ ایک غسلخانہ اور ایک کنواں) جسکی موجودہ قیمت نوے ہزار روپے ہے (اس گھر میں میرے والدین اور بھائی بغیر کرایہ کے رہ رہے ہیں) علاوہ ازیں خاکسار نے تجارت شروع کی ہے۔ جسمیں مبلغ -/۶۰۰۰ روپے کا سرمایا لگایا ہے جس سے اندازاً مبلغ دو صد روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی آمد و جائیداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کردں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

ظہور احمد رفیقی — شفیع احمد غوری — شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۸۹۸ بے۔ میں خانہ بی بی زوجہ مکرم عبد اللہ منڈاشی قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶/۲ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی بالیاں ۳ گرام انگوٹھی ۳/۴ گرام جھمکا ۷ گرام کل وزن ۱۳/۴ گرام جسکی مجموعی قیمت اسوقت مبلغ -/۴۳۲۰ روپے ہے

حق مہر جسے خاکسار نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔	۵۰۰/-
نقدی جو خاکسار کے پاس ہے۔	۸۰۲۸/-
کل میزان	۹۸۴۸/-

اسکے علاوہ مجھے اپنے بچوں کیطرف سے ماہوار بیس روپے جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اسکے علاوہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کردں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال — خانہ بی بی — گیانی عبد اللطیف درویش

وصیت نمبر ۱۳۱۵۸ بے۔ میں نفیس بانو زوجہ حکمت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میراں پور کٹرہ ڈاکخانہ خاص شاہجہانپور صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کڑے طلائی ایک جوڑی۔ کان چین طلائی ایک جوڑی۔ بندے طلائی ایک جوڑی کل وزن ۴ تولے اندازاً۔ ۲۔ پازیب نقری۔ چوڑیاں نقری وزن اندازاً ایک سیر ہر دو قسم کے زیورات کی قیمت اندازاً پانچصد روپے ہوگی۔ ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچصد روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد اسکے علاوہ اپنی زندگی میں پیدا کرونگی تو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد مزید ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد اپنی اس وصیت کے حساب میں حوالہ یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم یا جائیداد بوقت حساب مجرا کی جائیگی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ المرقوم مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

حکمت اللہ خاوند موصیہ — نفیس بانو — قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان دار الامان

قراردادہائے تعزیت بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم

(۱) منجانب صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید و وقف جدید قادیان :-

رپورٹ دفتر علیا کہ ربوہ سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۴/۵ اگست ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب کو ۱/۲ ۱۱ بجے ربوہ میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رض اور حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ رض کے چھوٹے صاحبزادہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے برادر اصغر تھے۔ ۱۹۳۲ء میں آپ پیدا ہوئے اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کیا اور پھر گریجویشن کی۔ واقف زندگی تھے۔ ابتداء سے آخر تک تحریک جدید کے مختلف شعبہ جات میں خدمات بجالاتے رہے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ امۃ المومن صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (پسر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رض) اور تین بیٹے مکرم مرزا فہیم احمد صاحب۔ مکرم مرزا شمیم احمد صاحب اور مکرم مرزا عبدالکریم احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید قادیان اس افسوسناک سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترمہ امۃ المومن صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم۔ والدہ محترمہ امۃ المومن صاحبہ یعنی محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (بنت محترم مرزا عزیز احمد صاحب رض) اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے تینوں بیٹوں کی خدمت میں دلی تعزیت کرتی ہے اور مرحوم صاحبزادہ صاحب کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعاگو ہے۔

(تعزیتی ریزولیوشن ۱۷۲-غ-۲ / ۵-۸-۱۹۹۱ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(۲) منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان :-

قادیان۔ ۵ اگست ۱۹۹۱ء۔ احباب جماعت احمدیہ قادیان نے آج یہ افسوسناک خبر گہرے دُکھ کے ساتھ سُنی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رض اور حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ رض کے چھوٹے صاحبزادہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۴/۵ اگست کی درمیانی شب کو ۱/۲ ۱۱ بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم واقف زندگی تھے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا کورس کرنے کے بعد شروع سے آخر تک تحریک جدید کے مختلف شعبہ جات میں خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ المومن صاحبہ، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رض کی پوتی) اور محترم مرزا ظفر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ آپ کے تین بیٹے مکرم مرزا فہیم احمد صاحب مکرم مرزا شمیم احمد صاحب اور مکرم مرزا عبدالکریم احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بتایا کہ مکرم مرزا عبدالکریم احمد صاحب کی پیدائش معجزانہ طور پر نارمل طریق پر ہوئی۔ جبکہ مسلسل تین دن تک ڈاکٹر سیجر اپریشن کے لئے اصرار کرتے رہے اور محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم انکار کرتے رہے کہ مجھے شرح صدر نہیں ہے۔ میں دُعا کر رہا ہوں اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بار بار دُعا کے لئے کہتے رہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رض نے فرمایا کہ میں متواتر دُعائیں) کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا دکھایا ہے اس کا نام عبدالکریم احمد رکھنا۔ چنانچہ چوتھے دن نارمل طریق پر زچگی ہوکر یہ صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔

درویشان و ساکنین قادیان اس افسوسناک سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم کی بیگم محترمہ امۃ المومن صاحبہ اور ان کے تینوں بیٹوں کی خدمت میں دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ہم ہیں غمزدہ درویشان و ساکنین قادیان

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت

★ ۔ ۳ مئی کو کاڑاپلی (ورنگل) میں زیر صدارت مکرم محمد پاشا صاحب صدر جماعت پالاکرتی مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ عزیز کلیم اللہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم بشیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ایم۔ اے۔ زین العابدین صاحب۔ مکرم رحمت اللہ صاحب اور صدر اجلاس نے خلافت کی اہمیت و برکات کے متعلق تقاریر کیں۔

★ ۔ ۹ جون کو مسجد احمدیہ ہسری (بہار) میں زیر صدارت مکرم حنیف انصاری صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم محی الدین انصاری صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز آدم انصاری کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد مکرم حنیف انصاری صاحب نے خلافت کی برکات کے عنوان پر تقریر کی۔

★ ۔ جماعت احمدیہ شاہ پور ضلع گلبرگہ کے زیر اہتمام ۷ جون کو بعد نماز جمعہ جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم مولوی محمد طاہر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد منعقد کیا گیا۔ مکرم عبدالمجید صاحب اُستاد نے تلاوت کی بعدہٗ مکرم ولی میر صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شاہ پور اور صدر اجلاس نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

★ ۔ مؤرخہ ۲ جون کو بعد نماز مغرب الحق بلڈنگ بمبئی میں جلسہ یوم خلافت مکرم مولوی بہاؤ احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم سی۔ پی صدیق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید طاہر احمد انجم کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید منور الدین صاحب مکرم منظور احمد صاحب ندیم۔ مکرم سید مظفر احمد صاحب اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اور دوران جلسہ عزیز سلمان احمد ظفر نے نظم پڑھی۔

★ ۔ ۲۶ مئی کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد دہلی میں زیر صدارت مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت، جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم منیر احمد صاحب طاہر کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ کی نظم کے بعد عزیز شوکت اللہ خان صاحب۔ مکرم عزیز احمد صاحب۔ عزیز نصر اللہ خان صاحب اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ دہلی نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم نورالدین صاحب انور نے نظم پڑھی۔

اس جلسہ کی خبر روزنامہ اخبار The Statesman نے ۲۷ مئی کی اشاعت میں شائع کی۔

★ ۔ جماعت احمدیہ کوڈالی نے ۸ جون کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم ٹی۔ کے سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ، جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ مکرم مولوی کے عبدالسلام صاحب معلّم وقف جدید کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز ندیم صادق۔ عزیز ناصر احمد اور مکرم اشرف صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد صدر اجلاس نے یوم خلافت کی اہمیت اور خلافت کا بابرکت نظام اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے "خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقاریر کیں۔

درخواست ہائے دُعا

• ۔ خاکسار کے خسر محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین آف سکندر آباد ابن حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رض، کی ریڑھ کی ہڈی میں گر جانے کے سبب فریکچر آگیا ہے۔ موصوف نظام ہسپتال حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے خصوصی درخواست دُعا ہے۔

(خاکسار وحید الدین شمس قادیان)

• ۔ محترمہ عائشہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب حافظ آبادی قادیان قائم مقام پرنسپل نصرت گرلز کالج، مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے شوہر کی صحت و سلامتی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ بدر)

آپ کے خطوط

مکرم و محترمی جناب مولانا عبدالحق صاحب فضل ایڈیٹر بدر قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ میں اور اہلیہ مارچ کے اواخر سے یہاں (Las Vegas) آئے ہوئے ہیں۔

۲۔ بدر کی حالیہ اشاعتوں سے آپ کی دوبارہ علالت اور امرتسر ہسپتال میں داخلے کی اطلاع سے تردد ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جلد سے جلد مکمل صحت عطا کرے اور ہم سب آپ کی دعاؤں اور علوم سے مستفید ہو سکیں اور خاص کر بدر میں آپ کے اداریوں سے ساری جماعت۔ آپ جیسے قابلِ قدر اور اہم وجودوں کو اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ لمبی سے لمبی عمر عطا کرے آمین

۳۔ ہم نعیم سلمہٗ کی پہلی بچی کو دیکھنے آئے تھے اور مجھے اپنی دائیں آنکھ کے Cataract کا اپریشن بھی کروانا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۲؍ اپریل کو ہو گیا اور Lence بھی لگادی گئی۔ آدھے گھنٹہ میں ہو گیا اور ہسپتال میں صرف دو گھنٹہ رہنا پڑا۔

۴۔ لیکن ۲۶؍ اپریل کو مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا اور ٹیسٹ وغیرہ کے بعد ۲۷؍ کی شام کو پیٹ کا ایک بڑا اپریشن کروانا پڑا۔ اور دو ٹیومر (Tumer) نکلے۔ حضور اقدس سے فون پر خاص دعاؤں کی درخواست کی گئی اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان اور نوازش و کرم سے اُن ٹیومرس کو Benign بنادیا اور Biopsy کی رپورٹ بالکل صاف تھی۔ حضرت میاں صاحب سے بھی تار اور خطوط کے ذریعہ دعاؤں اور اعلانِ دعا کی درخواست کی تھی۔ الحمدللہ میں ہسپتال سے ۶؍ مئی کو گھر آ گیا اور اچھا ہوں۔ کمزوری اور وزن کی کمی بھی دور ہو گئی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

۵۔ صوفیہ اور میں اپنے پیارے امام سے ملنے واشنگٹن گئے اور حضور کے وہاں قیام کے دوران ساتھ رہے اور اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ پھر ہم ڈیٹرائٹ بھی گئے وہاں U.S.A کا جلسہ سالانہ تھا۔ شمولیت کا موقعہ ملا اور اپنے پیارے امام سے دوبارہ ملاقات اور زیارت۔ الحمدللہ والسلام

خاکسار: سید فضل احمد

یہ مکتوب گرامی مکرم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ I.G پٹنہ کا U.S.A سے موصول ہوا ہے۔

محترم سید صاحب! آپ کا محبت نامہ موصول ہوا جسمیں آپنے اپنی علالت و صحت کی تفصیل بیان کی ہے۔ آپ کے صاحبزادہ عزیز ڈاکٹر سید نعیم احمد کی بچی کی ولادت پر آپ اور آپکی بیگم صاحبہ اور سید نعیم اور ان کی بیگم صاحبہ مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ (بچی) کو آپ سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور آپ سب کے لئے درازی عمر کیساتھ رُوحانی و جسمانی برکات کا سلسلہ بہت ہی لمبا کر دے۔

خاکسار کی علالت بہت تکلیف دہ تھی۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شوگر (بھی) کنٹرول میں ہے۔ اگرچہ یہ ایک نازک مرحلہ ہے۔ کمزوری بہت ہے جسے دور کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ نظر پر بھی اثر پڑا ہے۔ شیشے بدلوانے کا پروگرام بنا رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ سے اور آپ کے لواحقین سے صحتِ کاملہ کے لئے خصوصی درخواست دعا بھی ہے اور ضروری مشورہ کی بھی اُمید ہے۔

اس تحریر کے ذریعے بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت و سلامتی کیساتھ تادیر احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(عبدالحق فضل ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مؤرخہ ۱۸/۷/۹۱ کو مکرمہ ایم۔ اے۔ خیر النساء صاحبہ بنت مکرم جی۔ ایس احمد صاحب آشیانہ ملی کارجنا نگر مرکرہ کا نکاح مکرم سی ایم نثار احمد صاحب ابن مکرم محمد سیدین کنج صاحب چنگیشری کرونا گپلی کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سی ایم نثار احمد صاحب نے ۵۰/- روپے اور مکرم جی ایس احمد صاحب نے ۱۰۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل الیتی مبلغ سلسلہ)

دُعائے مغفرت

انسوس! محترم مولوی نورالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی (علاقہ راجوری پونچھ) مؤرخہ ۱۸/۷/۹۱ کو بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ بطور صدر جماعت احمدیہ چالیس سال خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم صاف گوئی، سچائی اور دیانت کے اعتبار سے علاقہ بھر کے لئے نمونہ تھے پنجگانہ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ تبلیغ کا بہت جذبہ تھا۔ اکثر اوقات لٹریچر ساتھ لے جاتے اور کئی کئی دن گاؤں سے باہر رہ کر تبلیغ کرتے حتیٰ کہ وفات سے چند دن قبل بیماری کی حالت میں بھی تبلیغ کرتے رہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے خطبات کو دوران قیام قادیان سُنا ہوا تھا۔ بعض اقتباسات زبانی یاد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام سے بے حد محبت تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی شدید خواہش تھی۔

باوجود نامساعد حالات کے اپنے بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ ایک بیٹا مبلغ جماعت احمدیہ کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہے۔ تین بیٹے اور پانچ لڑکیاں مرحوم نے پیچھے چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی کے سوا ساری اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔

مرحوم کی نماز جنازہ آپکے بیٹے مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بڈھانوں۔ چارکوٹ اور لوہارکہ وغیرہ جماعتوں کے کثیر افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار۔ نثار احمد ساجد معلم وقف جدید کالابن لوہارکہ)

بقیہ خطبہ جمعہ (صفحہ ۷)

اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے تو ایک آنسو جو مقبول ہو جاتا ہے وہ سارے جہان کے لئے رحمت کی بارش بن سکتا ہے۔ اس لئے دعا کریں خدا تعالیٰ ہمیں وہ آنسو نصیب فرمادے جس سے سارے جہان پر رحمتوں کی بارش برسنے لگے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔" (مرتبہ یوسف سلیم ملک ایم اے)

معلمین وقفِ جدید کی آسامیاں

دفتر ہذا کے زیرِ انتظام معلمین وقفِ جدید کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ انہیں پُر کرنے کے لئے خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو اور اُردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں، قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ ایسے نوجوان اپنے جملہ کوائف، طبی سرٹیفکیٹ اور اسناد کی مصدقہ نقول کو شامل کر کے درخواست اپنی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ نئی کلاس کا اجراء یکم جولائی ۱۹۹۱ء سے ہو چکا ہے۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان برائے طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان

طلباء مدرسہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسمی تعطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ ۶؍ ستمبر ۱۹۹۱ء کو کھلے گا۔ تمام طلباء وقت پر حاضر ہوں۔ سرپرست، اُمراء و صدر صاحبان اس سلسلہ میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

امتحان دینی نصاب مجلس انصاراللہ بھارت

قیادتِ تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت قادیان کے زیرِ انتظام دینی نصاب کا امتحان حسبِ پروگرام ۲۵؍ اگست ۱۹۹۱ء کو ہوگا۔ پرچہ سوالات تمام مجالس کو بھجوائے جارہے ہیں زیادہ سے زیادہ اراکین مجالس انصاراللہ بھارت اس امتحان میں شریک ہوں (قائد تعلیم)

منقولات :- از روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۴ اگست ۱۹۹۱ء :-

"پاکستانی عدلیہ مُلّا کے زیرِ اثر ـــ احمدیہ ترجمان

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب (پاکستان) مقبول الٰہی ملک نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن کے رُوبرو جماعت احمدیہ کے مرزا خورشید احمد وغیرہ کی جانب سے دائر کی گئی ایک رِٹ درخواست کی سماعت کے دوران یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قادیانیوں کے جشنِ صد سالہ پر پابندی قانون اسلام شریعت۔ اخلاق اور ملکی تقاضوں کے پیشِ نظر عائد کی گئی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت ۱۹۸۵ء میں اپنے ایک فیصلہ میں پہلے ہی قرار دے چکی ہے کہ احمدیوں کو تبلیغِ اسلام سے روکا جائے تو اقدام خلافِ آئین نہیں ہوگا۔ اسلامی ملک میں کسی شخص کو کفر اور منافقت پھیلانیکی آزادی نہیں دی جاسکتی ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ احمدیہ جب حضورؐ یا کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہوتا ہے اُنہوں نے احمدیوں کے علماء کے اعتراض کو بے بنیاد قرار دیا کہ جشن صد سالہ سے صرف چند انتہا پسندوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ اس طرح کا جشن منانا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت جُرم ہے جس کی سزا موت ہے اگر کوئی احمدی اپنے بچوں کو احمدیت کی تعلیم دے تو وہ بھی جُرم ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ قادیان چودھری منصور احمد چیمہ نے الزام لگایا ہے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں کے حقوق غصب کرتے ہوئے ان پر پابندیاں عائد کرتی آرہی ہے اور وہاں کسی کو بھی آزادئ تحریر و تقریر حاصل نہیں ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ صد سالہ جشن دُنیا بھر میں ۱۲۴ ملکوں بالخصوص بھارت میں جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ صرف پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو اقلیتوں اور خصوصًا احمدیوں کو برداشت نہیں کر رہا ہے۔ کسی مذہب کی تعلیم یا فرقہ کے بنیادی حقوق سلب کرنا جمہوری نظامِ حکومت میں قطعًا جائز نہیں ہے۔ احمدی امن پسند مسلمان ہیں اور توحید کے پرستار ہیں وہ کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور اکرم محمد صلعم کو آخری نبی مانتے ہیں؛ پاکستانی ایڈووکیٹ جنرل کا یہ بیان بے بنیاد، جھوٹا، صرف تعصب سے بھرا ہوا اور مُلّاؤں کا تیار کردہ ہے جنہوں نے اسلام کے اصل چہرہ کو چھپا کر اپنا گندہ چہرہ سامنے کرکے اسلام کو بدنام کرنیکی سازش یہودیوں سے ملکر تیار کی ہے یہ پاکستانی مُلّاؤں کا تعصب ہے اور ان کا اندازِ فکر و نظر سراسر مجرمانہ اور احمقانہ ہے۔

احمدی اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے فرائض ادا کرتے ہیں اور کوئی ایسا فعل نہیں کرتے جس سے کسی کی دل شکنی و بے حُرمتی ہو۔ احمدی ترجمان نے دُنیا بھر کے انسانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے انسانی حقوق کے تحفظ کے ادارہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ حکومتِ پاکستان کو ایسے مذموم عزائم سے باز رکھنے کیلئے جسکی بدولت پاکستان کے لاکھوں احمدیوں کی تمناؤں کا خون کیا جارہا ہے وہ مظلوم و بیکس فریاد سوائے اللہ کے اور کس کو کریں؟ حکومتِ ہند سے اپیل ہے کہ وہ پاکستان سے آنیوالے احمدیوں کو پنجاب قادیان میں آنیکی اجازت دیں (آگے ملاحظہ ہو کالم ۳-۴)

بیعت فارم

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے باقاعدہ ایک مطبوعہ فارم ہے جس کی ایک طرف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے مقرر کردہ دس شرائط بیعت (مندرجہ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) درج ہیں اور دوسری طرف خلیفۂ وقت کی خدمت میں بیعت قبول کئے جانیکی درخواست درج ہے۔ ہر وہ شخص جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرکے اور ان شرائط پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں داخل ہونیکا ارادہ کرتا ہے اُس کو اس بیعت فارم پر دستخط کرنا ہوتا ہے اور وہ بیعت فارم نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں ریکارڈ ہوتا ہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری اور دُعا کیلئے درخواست کیجاتی ہے۔

ہر وہ شخص جو بیعت کرتا ہے اُس دن سے بیعت کنندہ متصور ہوتا ہے جس دن وہ بیعت فارم پر دستخط کرتا ہے ـــ اس لحاظ سے تمام مبلغین و معلمین کرام اور داعیین الی اللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُن کے ذریعے بیعت کرنے والے افراد کے بیعت فارم جلد نظارت تبلیغ میں مقامی صدر جماعت یا متعلقہ شعبہ کی معرفت ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ بر وقت یہ بیعت فارم ریکارڈ ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں منظوری اور دُعا کی درخواست کی جاسکے۔ اور جس مہینے کی بیعتیں ہوں اُسی مہینے کے اندراجات میں ریکارڈ ہو جائیں۔ بعض اوقات بیعت فارم دفتر ہذا میں تاخیر سے موصول ہونے کے سبب ماہوار ریکارڈ میں دقت پیش آتی ہے۔ مثلاً جولائی میں ہونیوالی بیعتیں زیادہ سے زیادہ اگست کی ۱۰ تاریخ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے تھیں۔ اگر جولائی کی بیعتیں ستمبر میں موصول ہوں تو ماہوار گوشوارہ تیار کرنے میں بھی دقت ہوتی ہے اور حضور انور کی خدمتِ اقدس میں منظوری اور دُعا کے لئے بھی تاخیر سے اطلاع دی جاتی ہے جس کے سبب مرکزی ریکارڈ کو up to date رکھنے میں دُشواری ہوتی ہے۔

اُمید ہے آئندہ تمام داعیین الی اللہ اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ جملہ داعیین الی اللہ کی مساعی کو بہت بار آور فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(بقیہ کالم ۱-۲) تاکہ وہ اپنے دسمبر ۹۱ء میں ہونیوالی صد سالہ جشن میں لاکھوں کی تعداد میں شریک ہو سکیں۔ ان بے بس مظلوم احمدیوں کو ہر قسم کی سہولت دیجائے تاکہ وہ اپنے عقیدہ کو اپنے ملک میں تو ادا نہیں کر سکتے دوسرے ملک بھارت میں جاکر کر سکیں جہاں ہر قسم کی آزادی ہے۔" منصور احمد چیمہ (پریس سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (ترمذی)
C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWNSIZE
Teaks Poles & wooden Furniture

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں :-
نعیم احمد ڈار
احمد پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

SUPER INTERNATIONL
Please Contact For Import and Export Goods of all Kinds) PLOT.NO.6. TARUNBHARAT CO-OP. SOCIETY. LTD. OLD CHAKALA,
SAHAR ROAD BOMBAY- 800099 (ANDHERI EAST)
PHONE:- OFF: 6348179
RESI: 6233389

ارشادِ نبویؐ
حدیث مع ترجمہ
"اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا"
سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا اجر ملے گا
محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا :-
"آٹو ٹریڈرز"
AUTO TRADERS
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
کشتی نوح
AIR ®
پیش کرتے ہیں آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب رَبر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
Quality Foot Wear
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
۵۲۰۶-۵۱۲۷-۲۰۲۸-۴۳